بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللهُ فَلا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيماً كَثِيراً۔أَمَّا بَعْدُ:

04:دین کے چھ بنیادی اصول - تیسرا اصول

[تیسرا اصول: حکام کی اطاعت وفرمانبرداری]

الأصول الستۃ لشیخ الامام العلامہ محمد بن عبد الوہاب التمیمی رحمۃ اللہ علیہ کے اس چھوٹے سے اور پیارے سے اور جامع رسالے کی شرح کا درس جا ری ہے، آج کی نشست میں تیسرے اصل پر بات کرتے ہیں شیخ صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں"أن من تمام الإجتماع السمع والطاعة لمن تأمر علينا،ولو كان عبدا حبشيا،فبيَّن الله هذا بياناً شافياً كافياً بوجوه من أنواع البيان شرعاً وقدراً،ثم صار هذا الأصل لا يُعرف عند أكثر ممن يدعي العلم فكيف العمل به؟!"۔

شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں"أن من تمام الإجتماع"(مسلمانوں کے اجتماع کو مکمل کرنے میں یہ بات بھی شامل ہے)"السمع والطاعة لمن تأمر علينا"(کہ ہم سنیں فرمانبرداری کریں اور طاعت کریں ان کی جو ہمارے حکمران ہیں)"ولو كان عبدا حبشيا"(اگرچہ وہ ہمارے حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو)"فبيَّن الله هذا بياناً شافياً كافياً"(پس اللہ تعالیٰ نے اس کا مختلف طریقوں سے اور مختلف شرعی اور قدری انواع سے بیان کے ذریعے)"بياناً شافياً كافياً بوجوه من أنواع البيان شرعاً وقدراً"(شرعی اور قدری انواع بیان کے ذریعے بالکل کھلم کھلا وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا ہے)"ثم صار هذا الأصل"(پھر یہ اصول)"لا يُعرف عند أكثر ممن يدعي العلم"(پھر یہ اصول بہت سے ان لوگوں کے ہاں ناپید ہو گیا)"فكيف العمل به"(تو علم کے دعویدار اس پر عمل کیسے کریں؟)۔

امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ اہل سنت والجماعت کے عقیدے کے اصولوں میں سے ایک اہم اصول پر بات کر رہے ہیں اور یہ اصل جو ہے حکمرانِ وقت کی فرمانبرداری کے متعلق ہے۔اہلِ سنت والجماعت کے نزدیک حکمرانِ وقت کی فرمانبرداری واجب ہے ان اُمور میں جن میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ ہو، یہ قید ضروری ہے کیونکہ جن اُمور میں نافرمانی ہو تو پھر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کسی کے لیے بھی جائز نہیں ہے"لا طَاعَةَ لِمخلُوقٍ فِي مَعصيةِ الخَالِق"چاہے والدین ہوں، چاہے ملک کا سربراہ ہو حکمران ہو اگر وہ نافرمانی کا حکم دے تو اس کے حکم کی تعمیل نہیں کی جائے گی لیکن اس کی فرمانبرداری اس کی اطاعت دیگر امور میں باقی رہے گی۔

اِس اصل کو امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اُن دو اصولوں کے بعد بیان فرمایا ہے، پہلا اصول تھا توحید کا اور شرک سے ممانعت کا، دوسرا اصول تھا"الإجتماع"اجتماع کا اور تفرقے بازی سے منع کرنے کا اور اجتماع ممکن نہیں ہے جب تک کہ یہ اجتماع کسی بنیاد پر نہ ہو اور یہ بیان کیا تھا کہ اجتماع کی اتفاق کی بنیاد ہے قرآن اور سنت صحابہ کرام اور سلفِ صالحین کی سمجھ کے مطابق لیکن یہ اتفاق اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک کہ کوئی امام نہ ہو بغیر امام کے بغیر امیر کے اجتماع ممکن نہیں ہے۔

یہ ترتیب جو شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں پر بیان فرمائی ہے اس پر ایک حدیث ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں" إِنَّ اللَّهَ يَرْضَى لَكُمْ ثَلَاثًا "(کہ اللہ تعالیٰ تم لوگوں کی تین چیزوں پر راضی ہے)

(۱)"أَنْ تَعْبُدُوهُ،وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا"(کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ)،

(۲)اور دوسرا ہے"وَأَنْ تَعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا"(کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو)،

(۳)اور تیسرا ہے"وَأَنْ تَنَاصَحُوا مَنْ وَلَّاهُ اللَّهُ أَمْرَكُمْ"(اس کی فرمانبرداری کرو جسے اللہ تعالیٰ نے تمہارا حکمران بنادیا تمہارا امیر بنادیا۔

یہ تین چیزیں جو ہیں ان تین اصولوں میں ہیں جو شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بیان فرمارہے ہیں، پہلا اصل توحیدِ عبادت کا دوسرا اصل اجتماعِ امت کا اور تیسرا اصل ہے جیسا کہ اس حدیث میں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے کہ حکمرانِ وقت کی فرمانبرداری کرنی ہے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں۔

امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگرچہ"ولو كان عبدا حبشيا"ہم نے سمع وطاعۃ کرنی ہے فرمانبرداری کرنی ہے یہ حکمرانِ وقت کا حق ہے محکومین پر رعایا پر، اور اللہ تعالیٰ نے انسان کو جب پیدا کیا ہے سب کے حقوق بیان فرمادیئے ہیں۔ والدین کے حقوق ہیں تو اولاد کے بھی حقوق ہیں، والدین کے حقوق بھی ہیں واجبات بھی ہیں، اولاد کے حقوق بھی ہیں ان پر واجبات بھی ہیں، میاں بیوی کے کہ خاوند کے بیوی پر حقوق ہیں اور واجبات ہیں، اور بیوی پر میاں کے حقوق ہیں واجبات ہیں، اسی طریقے سے حاکم اور محکوم کے حقوق اور واجبات ہیں۔

ہمارا دین کامل دین ہے شامل دین ہے، جہاں پر توحید اور عقیدے کی بات ہوتی ہے ان مسائل کو بیان کیا جاتا ہے، وہیں پر ہی قضائے حاجت کے مسائل بھی بیان کیے جاتے ہیں کہ کیا طریقہ ہے پاکیزگی کیسے کی جاتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں کسی اور کے حوالے نہیں کیا کہ عقیدے کے مسائل تو قرآن اور سنت سے سمجھو اور دیگر مسائل جو ہیں عبادات کے معاملات کے وہ کسی اور سے لے لیں کسی مفتی سے کسی عالم سے، یا کسی عقلانی سے، ہرگز نہیں! اس کامل دین کے اندر جتنے بھی مسائل ہیں جتنے بھی اس انسان کے ارد گرد چیزیں ہیں جس سے انسان کا تعلق ہے چاہے وہ پتھر اور درند اور پرند کیوں نہ ہو اس کا بھی علم اس دین میں موجود ہے کہ پتھروں کے ساتھ کیسا تعلق ہونا چاہیے، ان درندوں پرندوں کے ساتھ کیسا تعلق ہونا چاہیے۔

تو ہمیں اللہ تعالیٰ نے پیدا کرنے کے بعد یوں نہیں چھوڑ دیا کہ بھٹکتے رہو اور اپنی مرضی سے جو تمہیں اچھا لگے وہ کرتے رہو، ہرگز نہیں! یہ دین جو ہے یہ ضابطۂ حیات ہے اس میں سب کچھ موجود ہے صرف جو اندھے ہیں اور بہرے ہیں، گونگے ہیں وہ اس دین کو ناقص سمجھتے ہیں وہ اپنی عقلیں آگے کرتے ہیں، وہ اپنی خواہش نفس کو خوش کرنے کے لیے یہ سمجھ بیٹھتے ہیں کہ ہمارے دین کے اندر بعض ایسی چیزیں ہیں جو بھی ناقص ہیں!

تو دیکھیں ربِ ذوالجلال سبحانہ وتعالیٰ نے جہاں پر حقوق اور واجبات کی بات فرمائی ہے تو وہیں پر حکمران وقت کا حق بھی بیان فرمایا ہے تو سمع وطاعۃ، فرمانبرداری حاکم وقت کا حق ہے اور آپ دیکھیں امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں"ولو كان عبدا حبشيا"جب حکمران وقت ہم پر مسلط ہو جاتا ہے یاد رکھیں وہ اپنی مرضی سے نہیں آتا وہ کوشش کرتا ہے اور لاکھوں لوگ کوشش کرتے ہیں بنتا ایک ہے۔﴿وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ

وَ تُذِلُّ مَنۡ تَشَآءُ‌ؕ بِيَدِكَ الۡخَيۡرُ‌ؕ (آل عمران:26) خیر اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے جسے دے دے کافر کو دے دے، مومن کو دے دے، فاسق کو دے دے کسی کو بھی دے دے، یہ امتحان ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے جتنی بھی احادیث ہیں سمع وطاعۃ کی آپ کو پتہ ہے کس باب میں بیان فرمایا ہے؟ کتاب الفتن۔ کتاب الفتن میں کیوں!''الفتن'' فتنہ، آزمائش ہے حکمران کی فرمانبرداری آزمائش ہے کیونکہ ایسے لوگ آئیں گے امت میں جو یہ کہیں گے کہ ارے یہ تو ظالم حکمران ہے اس کی ہم فرمانبرداری کیسے کر سکتے ہیں۔ یہی تو آزمائش ہے! اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی تعجب ہوا جسے آگے بیان کروں گا میں کہ کس طریقے سے اللہ تعالیٰ نے اس اصل کو بیان فرمایا ہے واللہ عقلیں حیران ہو جاتی ہیں! صحابہ کرام کو بھی تعجب ہوا سوال کرتے تھے کہ اے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم! ہم اس کے بارے میں سوال نہیں کرتے جو نیک اور صالح ہے اس کی فرمانبرداری میں تو کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے ہم تو اس کے بارے میں عرض کر رہے ہیں سمجھنا چاہتے ہیں جو فاسق اور فاجر ہے اس کی ہم فرمانبرداری کیسے کریں؟ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں (ایسے لوگ آئیں گے تم پر مسلط ہوں گے حکمران ہوں گے انسانوں کے جسم میں جن کے اندر شیطانوں کے دل ہوں گے (شیطانوں کے دل "فِي جُثْمَانِ إِنْسٍ"))۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پریشان ہوتے ہیں! تو تب ہم کیا کریں اے اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم؟ فرماتے ہیں ''تَسْمَعُ وَتُطِيعُ''۔ تب بھی شکل سے انسان ہے دل اس کا ابلیس کا ہے شیطان کا ہے اور جس کا دل ابلیس شیطان کا ہو کیا وہ انصاف کرے گا؟ کیا وہ حق بات کرے گا؟ اس نے ظلم ہی کرنا ہے اس نے باطل باتیں ہی کرنی ہیں جھوٹ ہی بولنا ہے اس نے ہم کیا کریں؟! ''تَسْمَعُ وَتُطِيعُ'' (فرمانبرداری کرو) ''وَإِنْ ضُرِبَ ظَهْرُكَ وَأُخِذَ مَالُكَ'' (اگر تمہیں کوڑے بھی مارے جائیں اور تمہارا مال بھی چھینا جائے صبر کرو)۔ اس سے بڑھ کر کوئی بات ہے!

تو آیئے دیکھتے ہیں اس اصل کو، اس اصل میں یہ نہیں دیکھا جاتا کہ حکمران کون ہے، کالا ہے گورا ہے، حبشی ہے آزاد ہے، غلام ہے بلکہ یہ دیکھا جاتا ہے یہ مسلط ہو گیا ہے مسلمان حکمران ہے اس کی ہم نے فرمانبرداری کرنی ہے واجب ہے۔

عبد حبشی کا ذکر کیوں کیا؟ کیوں کہ عرب جو ہیں وہ اپنے آپ کو اپنی قوم کے اعتبار سے بڑا سمجھتے تھے وہ تصور بھی نہیں کر سکتے تھے کہ کبھی کوئی غلام بھی ہمارے سر پر مسلط ہو گا سوال نہیں پیدا ہوتا، اور جاہلیت کے مسائل میں ایک مسئلہ یہ تھا کہ جاہلیت میں ان کا ایک حکمران کبھی تھا نہیں متفرق قبیلے تھے سارے ہر قبیلے کا اپنا سردار ہوتا تھا لیکن سب قبیلوں کا ایک سردار ہو نہیں یہ ناممکن تھا۔

تو سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو یہ خبر دے رہے ہیں دیکھیں جب اس دل کے اندر ایمان کا نور بھر جاتا ہے تو یہی پتھر دل کیسے نرم ہوتا ہے اور شریعت کے نصوص کے سامنے کیسے سر جھکا دیتا ہے، ابھی کچھ سال پہلے تھوڑی دیر پہلے جب دل کفر سے بھرے ہوئے تھے تو کبھی کوئی تصور نہیں کرتا تھا کہ ان ہی میں سے کوئی عربی کوئی قریشی ان کا حکمران بنے تیار نہیں تھے ماننے کے لیے آج آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ بات بیان فرما رہے ہیں ''وَإِن كَانَ عَبدًا حَبشِياً'' فوراً مان لیا بات کو یہ ایمان کا نور ہے اور جس کے دل میں ایمان کا نور ایک دفعہ پیدا ہو جائے وہ اس سے ایسے کام کرواتا ہے اس نے کبھی سوچا ہی نہیں تھا۔ ''وَإِن كَانَ عَبدًا حَبشِياً'' کسی صحابی نے اٹھ کر کھڑے ہوئے یا بیٹھ کر یہ عرض نہیں کی یا یہ گزارش نہیں کی کہ اے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ کیسے ممکن ہے ہم عربی آزاد اور وہ حبشی غلام؟! نہیں، جب

اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم ہے تو سر آنکھوں پر ہے یہاں پر قومیت، عقل، سمجھ، سوچ، سب بند ہو جاتی ہے یہاں پر کچھ کام نہیں آئے گا۔

لیکن بات تو مشکل ہے ناں کہ اب عبد حبشی ہمارے سر پر بیٹھ جائے ہم آزاد ہیں عربی ہیں ہمارا پوری دنیا میں ایک نام ہے اللہ تعالیٰ کے گھر کے ہم رکھوالے ہیں حبشی غلام کو ہم سر پر بٹھائیں گے اور اس کی بات کو سنیں گے؟! تو شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں"فبيَّن الله هذا بياناً شافياً كافياً"تاکہ کسی کے دل میں کوئی خدشہ باقی نہ رہے تو اللہ تعالیٰ نے ہی اس معاملے کو حکمران کی فرمانبرداری کو اس طریقے سے بیان فرمایا ہے"کافی بیان"یعنی مکمل طریقے سے اور"شافی"جس سے دل ٹھنڈا ہو جائے، دل کے اندر باقی تھوڑا سی بھی کوئی ٹیڑھا پن نہ رہ جائے۔

کیسے؟"بوجوه من أنواع البيان"ایک طریقے سے نہیں ایک انداز بیان سے نہیں مختلف انداز بیان سے"شرعاً وقدراً"شرعی طریقے سے یعنی شرعی دلائل ہیں۔ جب شرعی دلائل کی بات کرتے ہیں تو"قال الله وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم"اور ان کے بعد الصحابہ والتابعين وتبع التابعين ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين۔ انہوں نے شریعت کو سمجھا ہے صحابہ کرام سے کون ہیں بہتر سمجھنے والے کوئی ہے تو سامنے لائے! قرآن اور حدیث کو کس نے سمجھا ہے؟ ان ہی پر نازل ہوا قرآن مجید ان ہی کے زمانے میں نازل ہوا۔﴿يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا﴾ وہی تو ہیں اور کون ہیں ان کے بعد کوئی ہے؟! اگر وہ مومنین نہیں ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات اُمہات المؤمنین رضی اللہ عنھن اَجمعین نہیں ہیں مجھے دکھاؤ کون ہے دنیا میں ان کے علاوہ کون ہے؟!

"من أنواع البيان شرعاً وقدراً"(اور قدراً بھی)۔ قدراً کیا ہے آیئے دیکھتے ہیں۔

"پہلے شرعاً"جو شرعی دلائل ہیں ذرا غور کریں ان میں سے بعض کا میں ذکر کرتا ہوں۔ اچھا یہ حدیث جو ہے جو ابھی میں نے بیان کی ہے وہ یہ ہے "إِنَّ اللَّهَ يَرْضَى لَكُمْ ثَلَاثًا ،أَنْ تَعْبُدُوهُ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا،وَأَنْ تَعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا، وَأَنْ تَنَاصَحُوا مَنْ وَلَّاهُ اللَّهُ أَمْرَكُمْ"۔ لفظ"تَنَاصَحُوا"ہے میں نے تطیع کہا تھا مجھ سے غلطی ہوئی ہے لفظ"تَنَاصَحُوا"ہے"وَأَنْ تَنَاصَحُوا مَنْ وَلَّاهُ اللَّهُ أَمْرَكُمْ" یہ صحیح مسلم کی روایت ہے۔ تو یہ دلائل جو بیان ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ شرعی دلائل ہیں،

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:﴿يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا﴾ (النساء :59)(اے ایمان والو)﴿اَطِيْعُوا اللّٰهَ﴾(اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرو)﴿وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ﴾(اور پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کرو)﴿وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ﴾(اور اپنے اوُلیاء امور کی بھی فرمانبرداری کرو(حکمران وقت کی فرمانبرداری کرو))۔

اس آیت کریمہ میں ربّ ذوالجلال سبحانہ وتعالیٰ مومنوں کو حکم دیتے ہیں ایمان والوں کو یہ خاص ایمان والوں کے لیے ہے، جو مومن نہیں ہے تو پھر وہ یہ بات نہ سنے اور یہ انداز بیان ہے قرآن مجید کا﴿يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ﴾جب کوئی اہم بات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ آغاز فرماتے ہیں ﴿يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا﴾ اگر تم واقعی مومن ہو تو پھر اس بات پر عمل ضرور کرو جو تمہیں کہی جارہی ہے، اگر حکم ہے اَمر ہے تو اس کو بجالاؤ، اگر نہی ہے

منع کیا گیا ہے اس سے رک جاؤ، اگر خبر ہے تو اس کی تصدیق کرو۔اس آیت کریمہ میں کیا ہے؟ اُمر ہے﴿اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ﴾تم فرمانبرداری کرو۔

احادیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں''مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ''(جس نے میری فرمانبرداری کی اس نے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی)''وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ''(اور جس نے میری نافرمانی کی گویا اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی)''وَمَن يُطِعِ الأَمِيرَ فَقَدْ أَطَاعَنِي''(اور جو امیر کی اطاعت کرے گویا اس نے میری اطاعت کی ہے)''وَمَن يَعْصِ الأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي''(اور جو امیر کی نافرمانی کرے گویا اس نے میری نافرمانی کی ہے)۔ صحیح مسلم کی روایت ہے۔

تیسری حدیث دیکھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں''أُوصِيكُم بِتَقْوَى اللهِ''(میں تمہیں وصیت کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی)''وَالسَّمعِ وَالطَّاعَةِ''(اور فرمانبرداری کی)''وَإِنْ تَأَمَّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِي''(اگر تمہارے اوپر مسلط کر دیا جائے حکمران بنا دیا جائے عبد حبشی کو(اگر تمہارے اوپر عبد حبشی بھی حکمران بن جائے تب بھی فرمانبرداری کرو))۔یہ ابوداود اور ترمذی کی روایت ہے۔

اگلی حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں، صحیح مسلم کی روایت ہے حجۃ الوداع کے موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں''وَلَوِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ يَقُودُكُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا''(اگر کوئی عبد بھی غلام بھی تمہارے اوپر حکمران بن جائے اور وہ تمہیں اللہ تعالیٰ کی کتاب سے حکومت کرے)''فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا''(تو اس کی فرمانبرداری ضرور کرو)۔

صحیح مسلم کی دوسری روایت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں'' مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً''(جو فرمانبرداری سے نکل جائے اور جماعت سے دور ہو جائے پھر اسی حالت میں مر جائے تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی)۔

صحیح بخاری، مسلم کی روایت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں''سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أُثْرَةً''(میرے بعد تم اُثرۃ دیکھو گے)۔اُثرۃ کہتے ہیں کہ آپ کا حق جو ہے آپ کو نہیں دیا جائے کسی اور کو دیا جائے، کسی اور کو آپ پر مقدم کیا جائے۔''قَالُوا''(تو صحابہ کرام نے عرض کیا)''مَا نَصنَعُ يَا رَسُولَ اللهِ؟''(تب ہم کیا کریں؟)''قَالَ اِصْبِرُوا''(صبر کرو)۔ارے کب تک صبر کریں؟!'' قَالَ اِصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ''(صبر کرو جب تک کہ مجھ سے ملاقات حوض کوثر میں نہیں ہوتی)۔

اور حوض کوثر میدانِ محشر میں ہے اس دنیا میں نہیں ہے آخرت میں ہے یعنی صبر کرو مرتے دم تک، اور جو صبر کے علاوہ راستہ ہے''اُخرجوا''۔ دو راستے ہیں یا''اِصبروا'' ہے یا''اُخرجوا'' یا صبر کرو یا خروج کرو بغاوت کرو، بغاوت کا راستہ بدعتیوں کا راستہ ہے مومنوں کا راستہ نہیں ہے ﴿الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا﴾ کا راستہ ہرگز نہیں ہے۔''اصْبِرُوا''ارے کب تک صبر کریں دس سال، بیس سال، چالیس، پچاس، ساٹھ، ستر؟! جب تک زندہ ہو اور راستہ نہیں ہے ہمارے پاس''اصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ''۔متفق علیہ حدیث ہے۔

صحیح بخاری کی ایک اور روایت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی کہ ہم پر ظلم کریں تب بھی؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں''أَدُّوا إِلَيْهِمْ حَقَّهُمْ وَسَلُوا اللَّهَ حَقَّكُمْ''(ان کو ان کا حق دیں فرمانبرداری کا اور جو تمہارا حق وہ

کھاجاتے ہیں جو ظلم کرتے ہیں اپنا حق اللہ تعالیٰ سے مانگو(ظالم جو حق نہیں دے رہا اس سے کیا مانگو گے تو اپنا حق اللہ تعالیٰ سے مانگو))۔اگر وہ تمہیں تمہارا حق نہیں دیتا یہ پھر کہاں کا انصاف ہے کہ آپ بھی اُن کو اُن کا حق نہ دیں کیا باطل کا جواب باطل سے دیا جاتا ہے یا باطل کا جواب حق سے دیا جاتا ہے؟!اس نے ظلم کیا آپ تو ظلم نہ کرو ناں،وہ ظلم کر رہا ہے اس نے اپنے ربّ کو جواب دینا ہے اور آپ مظلوم ہیں آپ کو اس مظلومیت کا بدلہ قیامت کے دن ملے گا یہی ہو گا جس کے گریبان کو آپ پکڑ کر آئیں گے دامن کو پکڑ کر آئیں گے آپ۔دیکھیں بعض عجیب مظلوم ہوتے ہیں کہ یہی مظلوم ظالم بن جاتے ہیں اور قیامت کے دن اُلٹا کہ یہ مظلوم جو ہے خود ظالم بن کر آئے گا اور لوگ اس کا دامن پکڑ کر آئیں گے۔کون سے لوگ؟جو اس پر ظلم کرتے تھے دنیا میں۔ایسے عجیب وغریب لوگ دیکھیں ہیں!وجہ کیا ہے؟اور یہ عام باتیں ہیں صرف حکمران کی بات نہیں کر رہا میں کیونکہ جتنی غیبت حکمران کی ہوتی ہے آپ سوچ بھی نہیں سکتے کہ کوئی مجلس خالی نہیں ہوتی غیبت پر غیبت!یوں کر رہے ہیں،یہ کر رہے ہیں،وہ کر رہے ہیں،کوئی خیر ہے اس میں کوئی خیر ہے تو دکھاؤ؟اس لیے علماء فرماتے ہیں"لحوم الحكام والعلماء مسمومة"۔غیبت کرنا اس کی مثال اللہ تعالیٰ نے یوں بیان فرمائی ہے جیسا کہ کوئی شخص اپنے مردار بھائی کا گوشت کھائے،گوشت کھانا ہے ناں﴿فَكَرِهْتُمُوْهُ﴾(الحجرات:12) کراہت آتی ہے کون کھا سکتا ہے؟!لیکن علماء اور حکمران وقت کا گوشت یعنی ان کی غیبت جو ہے ایسی ہے جیسا کہ زہریلا گوشت یہ شخص کھا رہا ہو۔زہریلا گوشت،زہر سے آلودہ گوشت کوئی سوچ سکتا ہے!"مسمومة" اس میں کوئی خیر نہیں ہے یا"تواصبِروا" ہے اور آگے کا راستہ جنت کا ہے،یا"اُخرجوا" ہے اور آگے راستہ کوئی اچھا نہیں ہے۔

مسند احمد اور ترمذی کی روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں"يَا أَيُّهَا النَّاسُ"(اے لوگو!)"أَطِيعُوا رَبَّكُم"(اپنے ربّ کی فرمانبرداری کرو)"وَصَلُّوا خَمْسَكُمْ"(پھر پانچ نمازیں پڑھو)"وَأَدُّوا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ"(اور اپنے مال کی زکوۃ نکالو)"وَأَطِيعُوا أُمَرَاءَكُمْ"(اور اپنے حکمران کی فرمانبرداری کرو)" تَدْخُلُوا جَنَّةَ رَبِّكُمْ"(اپنے ربّ کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے)۔

بخاری،مسلم کی روایت میں ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک شخص نے سوال کیا عرض کی ہے کہ:

کوئی شخص آتا ہے اور میرا مال چھیننا چاہتا ہے زبردستی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں"

قَاتِلْهُ"(اس کے خلاف مقاتلہ کرو(تمہارا حق ہے))"

قَالَ: فَإِنْ قَاتَلَنِي؟"(اگر مجھے قتل کر دے؟(سائل کہہ رہا ہے اگر یہ ڈکیت مجھے قتل کر دے))"

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْتَ فِي الْجَنَّةِ"(اگر تمہیں قتل کر دے تو تم جنتی ہو(ان شاءاللہ))"

قَالَ:فَإِنْ قَتَلْتُهُ؟"(اگر میں اسے قتل کر دوں؟)"

قَالَ:هُوَ فِي النَّارِ"(آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں وہ جہنم میں ہے)۔یہ کس کی بات ہو رہی ہے؟جب کوئی عام شخص آئے اور آپ پر ظلم کرے اور آپ کا مال لے لے۔

ذرا غور کریں کہ اگر حکمران ہوتا یہ شخص جو آپ سے مال چھیننا چاہتا ہے یہی حکم ہے اس کے لیے؟ حکم دیکھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں"اسْمَعْ وَأَطِعْ وَإِنْ ضُرِبَ ظَهْرُكَ وَأُخِذَ مَالُكَ" دے دو اسے (ہاتھ اٹھانا تو دور کی بات ہے) فرمانبرداری کرتے ہوئے خاموشی اختیار کرتے ہوئے اس کے اپنے حوالے کر دو، کوڑے مارتا ہے خاموشی اختیار کرو، اپنا حق اللہ تعالی سے مانگو)۔

عجیب سی بات ہے ایک شخص ظالم ہے مجھ پر ظلم کرتا ہے، کوڑے برساتا ہے، میرا مال چھین لیتا ہے اور اپنی جیبیں بھرتا ہے، لوٹ مار کی ہوئی ہے اُس نے خاموشی اختیار کریں!"اصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ"۔

مومن تو یہ بات سمجھ سکتے ہیں لیکن جن کے ایمان میں کوئی کمی ہے وہ یہ بات سمجھ نہیں پاتے یہ بہت مشکل ہے یہی وجہ ہے کہ وہ نکلتے ہیں بغاوت کرتے ہیں اور اس بغاوت میں کوئی خیر ہے؟ واللہ کوئی خیر بھی نہیں بغاوت میں۔ آپ کے سامنے حالات حاضرہ ہیں میں کس پر تبصرہ کروں! لیبیا کی بات کروں، مصر کی بات کروں، شام کی بات کروں، یمن کی بات کروں "حکمران کو ہٹا دو"۔ مصر کا ہٹ گیا امن وامان قائم ہوا آج تک ہوا؟ پھر یہ آیا کہاں سے ہے حکمران؟! یہ جو حدیثیں میں نے بیان فرمائی ہیں ساری آپ کے سامنے رکھی ہیں ہم پر مسلط کیوں ہوئے ہیں کہاں سے آئے ہیں یہ لوگ؟۔

میرے بھائیو! جیسے ہم ہیں ویسے یہ لوگ ہیں، یہ آسمان سے نازل کردہ لوگ نہیں ہیں آسمان سے نہیں گرے یہ اور نہ ہی زمین سے نکلنے والے ہیں یہ ہم میں سے ہیں، ہم میں سے ہیں یہ لوگ! ہمارے معاشرے میں جہاں پر میں پڑھا ہوں یہ بھی ساتھ بیٹھ کر پڑھتے تھے، جن اسکولوں میں ہم پڑھے ہیں یہ بھی وہیں پر پڑھتے تھے اسی معاشرے کی پیداوار ہیں، اب اگر یہ بڑے ہو کر ناکارہ ہو گئے ہیں تو ان کے خراب ہونے کے پیچھے بہت سارے اسباب ہیں اور ان میں کہیں نہ کہیں پر ہم بھی شامل ہیں، گھر کے ماحول سے لے کر اسکول کے ماحول تک کالج کے ماحول تک اور پھر پورے ملک کے ماحول کو دیکھ لیں آپ! میں جھوٹ بولتا رہوں کوئی حرج نہیں ہے، میں رشوت لیتا رہوں کوئی حرج نہیں ہے، میں ظلم کرتا رہوں کوئی حرج نہیں ہے لیکن اگر وہ جھوٹ بولتا ہے تو بڑ مسئلہ ہو جاتا ہے! یہ کیسے ممکن ہے کہ میں جھوٹ بولوں وہ جھوٹ نہ بولے معاشرہ تو ایک ہی ناں! جیسے جھوٹ میرے خون میں رچ چکا ہے اس کے خون میں بھی تو رَچ چکا ہے ناں اور یہی وجہ ہے کہ میں جب طلب تعلیم کی بات کرتا ہوں میں اس لیے زیادہ زور دیتا ہوں تاکہ ہمیں سمجھ آئے ہم سمجھ سکیں اس بنیادی بات کو کہ ہمارا مقصد ہے ہمارے ڈاکٹر، انجینئر بن جائیں، سائنسدان بن جائیں، سیاستدان بن جائیں یہ بن جائیں وہ بن جائیں ہم نے کبھی سوچا ہے کہ اس کو اچھا ڈاکٹر بنانا ہے یا اچھا انجینئر یا اچھا سیاستدان، یا اچھا اچھائی کا لفظ ہمارے ذہن میں کبھی آیا ہے؟! ہم پڑھاتے ہیں پہلے سرٹیفکیٹ کے لیے کہ ارے ہمارا بیٹا پاس ہو گیا ہے بیٹے کا وہ نمبر نکلا ہے، بیٹے نے ٹاپ کیا ہے، بکرے ذبح کیے جاتے ہیں پارٹیاں ہوتی ہیں، خوشی ہوتی ہے یہی بچے آتے ہیں معاشرے میں تو پھر ہم چیختے اور چلاتے ہیں کہ ارے ڈاکٹر اچھے نہیں ہیں! ارے انجینئر نے پُل بنایا وہ پُل گر گیا ہے! ارے فلاں شخص نے یہ کیا ہے اس کا بیڑا غرق کر دیا! کسی نے کسی کا بیڑا غرق کر دیا، گاڑیاں بنانے کے لیے آتے ہیں مکینکس جھوٹ بولتے ہیں! تو ہم نے کب سوچا ہے کہ اس مکینک کو ہو سکتا ہے بھئی میرا بیٹا ہو فیوچر (future) میں، میں نے کب سوچا تھا کہ اسے اچھا مکینک ہونا چاہیے! اچھا ڈاکٹر ہونا چاہیے! اچھا انجینئر ہونا چاہیے! اچھا سیاستدان ہونا چاہیے! جس اسکول میں ہمارے حکمران پڑھتے تھے اگر ٹیچر کو پتہ ہوتا کہ اس نے ہمارا حکمران بننا ہے تو اسے ایسے پڑھاتے جیسا کہ اس نے پڑھایا تھا یا

تھوڑی توجہ کرتا اور کہتا کہ اللہ کے بندے تم نے حکمران بننا ہے ہمارا تم سیدھے ہو جاؤ ابھی سے سیدھے ہو جاؤ تم؟! لیکن کبھی سوچا نہیں ہے ہم نے! ہم بچوں کے بارے میں سوچتے ہیں وہ بھی ادھورا سوچتے ہیں صحیح طریقے سے کبھی سوچا نہیں ہم نے اور آج خمیازہ ہم سب بھگت رہے ہیں! تو اللہ تعالیٰ نے ان کو ہم پر مسلط کیا یاد رکھیں جیسے ہم ہیں ویسے ہی وہ ہیں اور جب بہترین زمانہ تھا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا زمانہ تھا تو عجب بات دیکھیں ان بہترین میں سے جو سب سے بہترین تھا وہی حکمران بنا وہی خلیفہ بنا۔ سیدنا ابو بکر صدیق کے ہوتے ہوئے سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کیوں نہیں بنے؟ کیوں کہ ان کی فضیلت ان سے کم ہے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کیوں نہیں بنے؟ ان کی فضیلت ان سے بھی کم ہے۔ کوئی اور بن سکتا تھا؟ اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے یہ کہ جب معاشرہ سارے کا سارا اچھا ہوتا ہے تو ان اچھوں میں سے جو سب سے اچھا ہے وہ حکمران، سردار ہوتا ہے اور جب معاشرہ سارے کا سارا بگڑا ہوتا ہے جو ان میں سب سے بُرا ہے وہی ان کا حکمران ہوتا ہے یہ انصاف ہے اللہ تعالیٰ کا۔

آج لوگ چاہتے ہیں کہ شریعت کا نفاذ ہو، لوگ چاہتے ہیں کہ امن و امان کا نفاذ ہو، لوگ چاہتے ہیں کہ خلافت پھر سے قائم ہو جائے، آج جو ہمارے مسلمانوں کے حالات ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے آج اگر کوئی موحد حکمران آ جاتا ہے وہ ایک قبر توڑ سکتا ہے میرے بھائی سچ بات مجھے بتائیں! یہ قبر یہ عوام کروڑوں عوام اسے ہاتھ لگانے دے گی؟! میرے بھائی جب تک ان کے دل تبدیل نہیں ہوتے جب تک خود سمجھتے نہیں ہیں توحید ہے کیا، جب تک ان کے دل ایمان کے نور سے نہیں بھر جاتے میرے بھائی آپ نہیں توڑ سکتے ایک قبر بھی اور یہ سچائی یہ حق ہے یہ کوئی اسے جھٹلا نہیں سکتے۔ آپ نے دیواروں پر حکومت نہیں کرنی ہاں دیواروں پر کرنی ہے تو کرو جا کر اس لیے پہلے اس پانچ فٹ قد کے اندر شریعت کا قیام کرو شریعت کا نفاذ کرو، اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے جب میں، آپ اور آپ اور آپ اور ہم سب مل کر اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار بن جائیں گے تو ان ہی میں سے حکمران آئے گا جو اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرے گا اور شریعت کا نفاذ کرے گا اور شریعت کا نفاذ تب ہو گا جب ہم کریں گے۔

آج کل لوگ چیختے اور چلاتے ہیں کہ "ہاتھ کیوں کاٹتے ہو چور کا بھئی ارے یہ ہاتھ کاٹنا کوئی عام بات ہے بے چارے نے چھوٹی سی تو غلطی کی ہے دس لاکھ چرائے ہیں کیا ہو گیا بے چارے کو؟! دس لاکھ چرائے، دس کروڑ چرائے بے چارا تو ہے چھوٹی سی چوری کی ہے ہاتھ کیوں کاٹتے ہو اس کا جیل میں ڈال دو ایک دو سال کے لیے سمجھ جائے گا!"۔ وہ جیل کے بعد پھر بیس کروڑ اور چراتا ہے لیکن جب دفعہ ہاتھ کٹ جاتا ہے ناں تو پھر وہ سوچتا ہے چوری کرنے سے پہلے۔ ہم جب خود شریعت کا نفاذ نہیں چاہتے تو پھر کون نافذ کرے گا شریعت؟! یہی تو وجہ ہے یہ حکمت ہے اللہ تعالیٰ کی۔

یہ میں نے جو قرآن و حدیث کی باتیں آپ کو سنائی ہیں میرے پاس یہاں پر علماء کے بہت سارے اقوال ہیں میں کہاں سے شروع کروں کہاں پر ختم کروں سبحان اللہ لیکن جس نے مزید سننا ہے یہ دروس بار بار میں بیان کر چکا ہوں میں چند آپ کو سناتا ہوں یہاں پر جس نے مزید سننا ہے تو اہل سنت والجماعت کے عقیدے میں میں نے ایک اصل کی مکمل بات کی ہے کہ حکمران کی فرمانبرداری عقیدے کے اصول میں سے ایک اصل ہے جو ہر مسلمان کو سمجھنا چاہیے، یہ واجب ہے ہر مسلمان پر واجب ہے عقیدے کو سمجھنا ہر مسلمان پر واجب ہے فرض ہے۔

احادیث کو دیکھیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان احادیث کو کیسے سمجھا۔

دیکھیں سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تعلق سے سوید بن غفلۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ فرمایا ہے"لَعَلَّكَ أَنْ تُخَلَّفَ بَعْدِي فَأَطِعِ الإِمَامَ وَإِنْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا"(میرے بعد تم دیکھو گے اگر کوئی بھی حکمران خلیفہ بن جائے اگرچہ عبد حبشی کیوں نہ ہو تو اس کی فرمانبرداری کرو)"وَإِنْ ظَلَمَكَ"(اگر تم پر ظلم بھی کرے)"وإن ضَرَبَكَ فاصبِر"(تمہیں مارے پھر بھی صبر کرو)۔ یہ امام الآجری رحمہ اللہ نے کتاب الشریعہ صفحہ نمبر 34 میں بیان کیا اور امام ابن بطۃ رحمہ اللہ نے کتاب الإبانۃ میں صفحہ نمبر 278 میں اسے بیان فرمایا۔

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں سیدنا علی کا قول دیکھیں فرماتے ہیں"إِنَّ النَّاسَ لَا يُصْلِحُهُمْ إِلَّا إِمَامٌ بَرٌّ أَوْ فَاجِرٌ"(کہ لوگوں کی اصلاح صرف امام سے ہی ہوتی ہے حکمران سے ہی ہوتی ہے چاہے وہ اچھا ہو یا بُرا ہو"قَالُوا: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، هَذَا الْبَرُّ فَكَيْفَ بِالْفَاجِرِ؟"(امیر المؤمنین یہ تو اچھا امام ہے ٹھیک ہے لیکن جو بُرا ہے بدکار ہے اس کی کیسے فرمانبرداری کریں ہم؟)"إِنَّ الْفَاجِرَ يُؤَمِّنُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ السُّبُلَ، وَيُجَاهِدُ بِهِ الْعَدُوَّ ، وَيَجْبِي بِهِ الْفَيْءَ ،وَتُقَامُ بِهِ الْحُدُودُ"(جو فاجر حکمران ہے تو اس سے اللہ تعالیٰ جو ہے امن وامان قائم کرتا ہے (ہے تو فاجر وہ لیکن امن وامان تو ہوتا ہے ناں) اور جہاد بھی ہوتا ہے اس کے ساتھ، دشمن بھی ڈرتا ہے اور فئی بھی ملتا ہے مسلمانوں کو اور اللہ تعالیٰ کی حدود بھی قائم ہوتی ہیں)"وَيُحَجُّ بِهِ الْبَيْتُ"(اور حج بھی آسان ہو جاتا ہے اس کا سسٹم موجود ہوتا ہے)"وَيَعْبُدُ اللَّهَ فِيهِ الْمُسْلِمُ آمِنًا حَتَّى يَأْتِيَهُ أَجَلُهُ"(اور مسلمان اپنے ربّ کی عبادت کرتا رہتا ہے اور امن وامان میں یہاں تک کہ جب تک اسے موت نہیں آجاتی)۔اسے امام البیہقی رحمہ اللہ بیان نے شعب الایمان میں بیان فرمایا ہے جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 65 میں۔

یہ بعض صحابہ کے اقوال ہیں، سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما صحیح مسلم کی روایت ہے فرماتے ہیں کہ جب یزید بن معاویہ کے خلاف ان کو پتہ چلا کہ لوگ کچھ بغاوت کرنے والے ہیں تو انہوں نے اپنے گھر والوں کو جمع کیا (بیٹوں کو، پوتوں کو سب گھر والوں کو) اور فرمایا کہ ہم نے اس شخص کو بیعت کر دی ہے اور اللہ کی قسم اگر تم میں سے کسی بھی شخص نے اس کے خلاف بغاوت کی تو میں اس سے کبھی بھی کلام نہیں کروں گا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ روایت بیان فرمائی (کہ غدر کرنے والوں کو قیامت کے دن ایک جھنڈا دیا جائے گا جو اس کی پشت یعنی پیٹھ پیچھے جھنڈا لگایا جائے گا جو دور سے لوگوں کو پتہ چلے کہ یہ غدار ہے اس نے غداری کی ہے)۔ تو یہ غداری کبھی نہ کرو۔

امام حسن البصری رحمۃ اللہ علیہ مشہور تابعی ہیں فرماتے ہیں"واللہ ما یستقیم الدین إلاّ بہم"(کہ دین کی استقامت کبھی ممکن نہیں ہے الاّ یہ کہ حکمرانوں کے ساتھ ہو)"وإن جاروا وظلموا"(اگرچہ وہ ظلم کریں)"واللہ"(اللہ کی قسم)"لما یصلح اللہ بہم أکثر مما یفسدون" (جو اصلاح ان کی وجہ سے ہوتی ہے وہ اس سے زیادہ ہے جو وہ بگاڑ پیدا کرتے ہیں)۔

میرے بھائی آپس کی بات ہے امن وامان کا قیام ہی کافی ہے ان سے پوچھیں جا کر جن کے ملک میں آج بدامنی پھیلی ہوئی ہے کھانے میں کچھ ملتا نہیں ان کو، ملک کی اکانومی تباہ ہوگئی ہے! ایک میرے پاس مریض آیا پرسوں پچھلے ہفتے کہتا ہے جو گیس کا سلنڈر ہے یہاں پر ہم پندرہ ریال کا لیتے ہیں کہتا ہے کہ یمن میں چھ ہزار روپے کا ہو گیا جس کی قیمت ڈیڑھ سو ریال ہے!

چھ ہزار یمن کا ڈیڑھ سو ریال کے قریب بنتا ہے تقریباً یہ گیس کا سلنڈر ڈیڑھ سو ریال کا وہ بے چارے کھاتے کیسے ہیں پکاتے کیسے ہیں! اور جو یمن میں بدامنی ہے ویسے نہیں جیسا کہ مصر میں جیسا کہ شام میں اور جیسا کہ لیبیا میں ہے یعنی کم ہے وہاں پر، ہے تو سہی لیکن ان کی نسبت کچھ کم نظر آرہی ہے ان کا یہ حال ہے تو ان کا کیا حال ہوگا! واللہ، وہ کہتا ہے ہمیں کیا فرق پڑتا ہے کہ ہمارے سر پر کون بیٹھا ہے وہ جانے اس کا ربّ جانے ہمیں تو کھانے پینے کے لیے کچھ نہیں مل رہا۔ بیٹا اس کا پڑھتا ہے میڈیکل کر رہا تھا بے چارے کہتا ہے اس کا آخری مہینہ تھا کالج بند ہو گیا اب ایک سال اس کا ضائع ہو جائے گا۔ چار مہینے ہو گئے تقریباً کالج بند ہے ابھی تک کہتا ہے ہمارا کیا قصور ہے اور جو بغاوت پر اتر آئے ہیں ان کو ملا کیا ہے؟!

آج بھی ہم سنتے ہیں واللہ ہزاروں لوگ مر چکے ہیں لیبیا میں، ہزاروں لوگ! شام میں ہزاروں لوگ مر چکے ہیں۔ ملا کیا ہے؟ حکمران تبدیل ہو گیا سن لیں ان کی بات سن لیں، اگلا عمر بن خطاب آئے گا؟ عثمان غنی آئے گا؟ یا ابو بکر صدیق آئے گا کون آئے گا؟ اسی معاشرے سے کوئی اور آجائے گا یہ خیالی پلاؤ ہم کب تک ہم پکاتے رہیں گے؟! ہمارے پاس نعم البدل کون ہے؟ ان ہی میں سے کوئی ہوگا۔ مصر میں دیکھ لیں جس کو nominate کیا ہے یہ جس کا نام لے رہے ہیں کون ہے وہ کیسا بندہ ہے؟ یمن میں دیکھ لیں جس کا نام لے رہے ہیں کون ہے وہ؟ وہی کرسی ہے وہی سوچ ہے شخص دوسرا ہے شخص دوسرا بیٹھا ہے بس اور یہ ہوتا رہے گا میرے بھائیو، یہ ہزاروں جانیں جو گئی ہیں ایسے ہی گئی ہیں!

سن لیں سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں دیکھیں ایک مسلمان کی جان کتنی قیمتی ہے اللہ تعالیٰ کے ہاں اور ہمارے نزدیک اس کی کیا قیمت ہے! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں (امام نسائی کی روایت ہے) کہ کعبہ کی ایک ایک اینٹ توڑ کر دشمن لے جائے یہ اللہ تعالیٰ کو گوارہ ہے لیکن ایک مومن کا ناجائز قتل نہ ہو۔

کعبہ کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کا پیارا گھر ہے، کعبہ کو اگر توڑ دیا جاتا ہے کعبہ ٹوٹ جائے اس کی ایک ایک اینٹ لوگ توڑ کر لے جائیں لیکن ایک مومن کا قتل بغیر عذر شرعی کے بغیر وجہ کے نہ ہو۔ یہ جو ہزاروں لوگ مرے ہیں یہ کس لیے مرے ہیں؟ کوئی قیمت ہی نہیں ہے مسلمان کی جان کی اللہ تعالیٰ کے ہاں قیمت ہے۔

ان نصوص پر کبھی غور کیا ہے ذرا آپ نے؟ آیت، احادیث، صحابہ کرام کے اقوال، تابعین کے اقوال، عقیدے کی کتابوں میں سے کوئی آپ کو کتاب نہیں ملے گی واللہ میں قسم کھا رہا ہوں اس وقت، کوئی عقیدے کی کتاب اٹھا لیں آپ کہ جس میں علماء نے اس اصول کو بیان نہ کیا ہو یا تلویحاً یا توضیحاً جو عقیدے کی خاص کتابیں ہیں۔ بعض عقیدے کی کتابوں میں ایک جزء بیان کیا ہے اس کی بات نہیں کر رہا میں لیکن جو مکمل عقیدہ جس میں بیان ہے تو اس میں سب اسی کی بات کرتے ہیں اور عجب بات ہے واللہ جتنا اس اصل کو بیان کیا گیا ہے جیسا کہ شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں عجب العجاب دیکھیں گے آپ اتنا ہی اس کو غلط سمجھا گیا ہے یا لوگ سمجھنا نہیں چاہتے!

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھیں امام اہل السنۃ کو کوڑے مارے گئے، نظر بند کیا گیا جیل میں قید کیا گیا، تدریس سے روکا گیا، ظلم برسائے گئے، ایک ایک رات میں ڈیڑھ سو کوڑا بھی کھایا ایک ایک رات میں ڈیڑھ سو کوڑے کس لیے؟! جائیداد کے لیے، اپنے گھر بچوں کے لیے گھر بچانے کے لیے اپنے نام شہرت کے لیے؟ فتنہ خلق القرآن ایک دفعہ کہہ دو کہ قرآن مخلوق ہے تمہیں بخش دیں گے معاف کر دیں گے۔ کہتے ہیں میں کیسے کہہ سکتا ہوں قرآن اللہ کا کلام ہے اللہ کی صفت ہے قرآن مخلوق نہیں ہے۔

علی بن مدینی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا استاد ہے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا شاگرد ہے دو کوڑے لگے کہتا ہے بھئی مخلوق ہے میرا کیا جاتا ہے۔ رہا نہیں گیا آپ دیکھیں یہ اللہ تعالیٰ کا دین ہے وہ بھی بڑے عالم ہیں وہ کم عالم نہیں ہیں امت کے بڑے عالم ہیں لیکن برداشت کی ایک حد ہوتی ہے۔ دو لوگ برابر نہیں ہیں اور مکرہ جو ہے اس کے لیے جائز ہے۔ آپ کو کوئی مارنے کی کوشش کرے، تمہیں کوئی قتل کرنے کی دھمکی دے اور کہے کفر کا راستہ اختیار کرو کہو میں کافر ہوں تو کہہ دو میں کافر ہو معافی ہے۔ گنجائش ہے کہ نہیں شریعت میں؟ شریعت میں گنجائش ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو بعض شاگردوں نے کہا امام صاحب کیوں اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال رہے ہو ہم نے آپ سے سیکھا ہے کہہ دو ایک دفعہ کیا ہوتا ہے مکرہ ہوا اکراہ کی حالت میں کہا ہے کیا فرق ہوتا ہے اپنی جان تو بچ جائے گی ناں۔ فرماتے ہیں ذرا باہر جا کر جھانک کر آؤ (جیل میں بند ہیں)۔ باہر گیا واپس آیا کہتے ہیں کیا دیکھا؟ کہتا ہے کافی لوگ کھڑے ہوئے ہیں اور ان کے ہاتھ میں قلم اور دوات ہے۔ کہتا ہے پھر؟ میں نے ایک دفعہ کہنا ہے اور تاریخ بن جائے گا میں مر تو سکتا ہوں لیکن میں یہ نہیں کہہ سکتا ہوں۔ یہ ایمان ہے امام اہلِ السنۃ کا۔

ایک شخص نے کوڑے کھائے اور طرح طرح کا ظلم برداشت کیا اللہ کے فضل و کرم سے ان ہی حکمرانوں میں سے ایک حکمران آیا بات سنی سمجھی دلائل کے سامنے دلائل سامنے ہوئے مناظرہ ہوا بات سمجھ میں آئی اور ابن ابی دؤاد کو جو بڑا فتنہ تھا نکال دیا اور احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو باعزت رہا کر دیا گیا اور وہی تدریس وہی عراق کا شہر، وہی مسجد، وہیں پر تدریس پھر سے شروع ہو گئی۔

بات امتحان کی آزمائش کی ہے میں کیا کرتا ہوں آپ کیا کرتے ہیں اور انہوں نے کیا کیا! ان کو کہا گیا امام صاحب ایک دفعہ بددعا تو دے دیں، حکمران ہے بددعا تو دے دیں جان چھوٹ جائے گی، کہتے ہیں "اگر مجھے علم ہوتا کہ میری ایک دعا قبول ہو گی دوسری نہیں ہو گی تو میں یہ دعا کرتا کہ اللہ تعالیٰ اس حکمران کو ہدایت دے دے"۔ ابھی ڈیڑھ سو کوڑے کھا کر بیٹھے ہیں اور پھر بھی دل میں یہ خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے ہدایت دے دے۔

سگا بھائی ہمارا کوئی تکلیف تھوڑی سی پہنچاتا ہے دل سے بددعا نکلتی ہے زبان سے نہیں۔ فرق دیکھا ہے فرق کتنا ہے وہاں پر ایمان ہے اللہ تعالیٰ کا ڈر اور تقویٰ ہے اور یہاں پر ایمان کی کمی ہے بس، اس لیے میں نے کہا ایمان جب دل میں ایک دفعہ جگہ بنا لیتا ہے پھر اس انسان سے ایسے کام کرواتا ہے کہ واللہ عقلیں حیران ہو جاتی ہیں۔

آگے بھی میرے پاس کافی علماء کے اقوال ہیں میں نے حوالہ بیان کر دیا ہے وہاں سے آپ سن لینا، یعنی اس دن لے کر آج کے دن تک یعنی شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کے آپ فتاویٰ دیکھ لیں، شیخ بن باز رحمہ اللہ کے فتاویٰ دیکھ لیں، علامہ البانی رحمہ اللہ کے فتاویٰ دیکھ لیں، شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ زندہ ہیں ان کے فتاویٰ سن لیں آپ سارے یہی بات کرتے ہیں "اسْمَعْ وَأَطِعْ وَإِنْ ضُرِبَ ظَهْرُكَ وَأُخِذَ مَالُكَ"۔

آج کہا جاتا ہے یہ وہابی ہیں یہ اپنی طرف سے بات کرتے ہیں مجھے یہ بتائیں یہ جو باتیں میں نے بیان کی ہیں یہ اپنی طرف سے کوئی ایک بات ہے؟ واللہ وقت نہیں ہے میرے پاس کیوں کہ دوسرا ابھی میں نے اصل بیان کرنا ہے ورنہ میرے پاس تیس سے زیادہ اقوال سلف کے ہیں تیس سے زیادہ ہیں جس نے سننا ہے تو وہ ریکارڈنگ سن لے میں گزارش کرتا ہوں ایک دفعہ سن لیں آپ۔

ایک مرتبہ ایک شخص آیا وہ بڑا ناراض ہوا کہتا ہے ڈاکٹر صاحب آپ جو ہیں لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں! میں نے کہا اللہ کے بندے گمراہ کیا خیریت تو ہے کیسے گمراہ کیا؟ کہتا ہے آپ کہتے ہیں ان ظالم حکمران کی فرمانبرداری کرو۔ ظالم حکمران سر پر بیٹھے ہیں فرمانبرداری کریں گے خاموشی اختیار کریں گے تو پھر یہ تو اور بڑھتے جائیں گے یہ تم نے غلط کہا ہے۔ میں نے کہا اچھا غلط کہا ہے آپ ایسا کریں ابھی میرے پاس وقت نہیں کہ پورا درس دوں میں آپ کو کیونکہ آپ جہل مرکب کا شکار ہیں تو مجھے ابھی دگنی محنت کرنی ہے آپ پر پہلے آپ کے جہل مرکب کو ختم کرنا ہے اور پھر میں نے آپ کو صحیح علم سمجھانا ہے۔

جانتے ہیں جہل مرکب کا معنی کیا ہے؟ یہ کیا ہے؟ پانی کا گلاس ہے یہ علم ہے۔ یہ کیا ہے؟ میں نہیں جانتا ہوں جہل ہے۔ یہ کیا ہے؟ یہ موبائل فون ہے۔ یہ جہل مرکب ہے اسے موبائل فون کہتے ہیں؟! یہ جہل مرکب ہے اب مجھے سمجھانا ہے کہ یہ موبائل فون نہیں ہے تو پھر مجھے پہلے موبائل فون کو سمجھانا پڑے گا کہ یہ ہوتا کیا ہے تفصیل سمجھانی پڑے گی پھر میں ثابت کروں گا یہ پانی کا گلاس ہے الگ سے پھر ثابت کروں گا کہ یہ موبائل فون نہیں یہ پانی گلاس ہے۔

تو میں نے کہا ایسا کریں آپ درس دے چکا ہوں نیٹ پر موجود ہے اور اس وقت میرے پاس سی ڈی بھی تھی میں نے سی ڈی دے دی میں نے کہا یہ سنو کل پھر مجھے بتانا۔ وہ شخص عمرے پر آیا ہوا تھا دوسرے دن مجھے دیکھ کر ایسے چہرہ اِدھر کر لیا میں نے بات نہیں کی شام کو پھر میں نے کہا ہاں جی سنا ہے آپ نے؟ کہتا ہے ہاں سنا ہے۔ میں نے کہا پھر؟ کہتا ہے یار یہ کیسے ہو سکتا ہے؟! میں نے کہا کیا کیسے ہو سکتا ہے؟ کہ یہ جو یہ آپ نے حدیثیں بیان کی ہیں یہ علماء کے اقوال سچ ہیں سارے؟ میں نے کہا حوالے موجود ہیں آپ جا کر دیکھ لیں۔ کہتا ہے پھر ہمارے علماء ایسے کیوں کہتے ہیں؟ میں نے کہا جا کر ان سے پوچھیں آپ کے علماء کیوں آپ کو یہ بات نہیں کرتے، حوالے موجود ہیں ایک بات غلط ثابت ہو جائے میں اس کا جوابدہ ہوں ہاں پرنٹنگ کی وجہ سے حوالہ آگے پیچھے ہو سکتا ہے لیکن حوالہ ہے کتاب میں نہ ملے میں آپ کو دکھاؤں گا اس کا ذمہ دار میں ہوں۔ واللہ اس کے بعد آج تک اس بندے نے بات نہیں کی۔ لوگوں میں خیر موجود ہے لیکن لوگوں کو خیر سمجھایا نہیں جا رہا بلکہ خیر سے دور کیا جا رہا ہے اور یہ بڑی مصیبت ہے۔

امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے قول کی طرف واپس آتے ہیں دیکھیں یہ تو تھا البیان الشرعی، یہ جان لیا ہم نے کہ شرعاً تنے نصوص ہیں کہ ہمارے سر جھک جاتے ہیں سچ بتاؤں میں آپ کو ہم کچھ کہہ نہیں سکتے "اصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ" بات ختم ہے۔

البیان القدری کیا ہے؟ "فبيَّن الله هذا بياناً شافياً كافياً بوجوه من أنواع البيان شرعاً وقدراً" شرعاً تو جان چکے ہیں قدراً کیا ہے؟

شیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ فرماتے ہیں اصول ستہ کی شرح میں، فرماتے ہیں کہ امت کے حال کو دیکھ لیں آپ جب سے اس امت کا آغاز ہوا آج کے دور تک جب تک یہ امت اپنے دین پر قائم رہی ان کا اجتماع تھا تو ان کے حکمران کیسے تھے؟ خیر پر تھے، جوں ہی ان میں بگاڑ پیدا ہوا آہستہ آہستہ تفرقہ پیدا ہوا دین سے دوری بڑھتی گئی تفرقہ بڑھتا گیا اور انتشار پیدا ہوا، جہالت عام ہوئی، حکمران بھی ویسے ہی تبدیل ہوتے گئے۔

اس کی وجہ سے کیا ہوا؟ بغاوت شروع ہوئی حکمران وہ خود سلیکٹ (select) کرتے ہیں اور پھر خود ہی بغاوت کرتے ہیں ایک کو چنا پھر بغاوت کی، دوسرے کو پھر بغاوت کی، تیسرے کو پھر بغاوت ہوئی۔ وجہ کیا ہے کیونکہ اصل بنیاد سے لوگ ناواقف ہیں لوگ چاہتے ہیں کہ ہمارے پاس جو حکمران آجائے وہ ویسے چلے جیسے ہم چاہتے ہیں۔ ہم کون ہیں؟ ہم سب، ہم سب تو ایک بات پر متفق ہو نہیں سکتے تو اس کو کیسے سمجھیں گے کہ وہ ہمارے ساتھ متفق ہو جائے!

ایک شخص چاہتا ہے کہ انگلش میڈیم ہو، آپ چاہتے ہیں اردو میڈیم ہو، وہ چاہتا ہے عربی میڈیم ہو، حکمران کیا کرے گا یہ عام سی بات کر رہا ہوں !وہ نظام تعلیم یوں چاہتا ہے وہ یوں چاہتا ہے وہ یوں چاہتا ہے، وہ برٹش سسٹم چاہتا ہے وہ امریکن سسٹم چاہتا ہے وہ کوئی اور سسٹم چاہتا ہے ہم تو ایک بات پر متفق نہیں ہو سکتے تو اس کو کیسے مجبور کر سکتے ہیں ہم اس لیے ہمیں وہ اچھا نہیں لگتا کیونکہ ہماری چاہت

کے مطابق نہیں جا رہا، میں عمومیات کی بات نہیں کر رہا کیونکہ اس کی طرف جائیں گے تو اور مسائل ہیں۔

یاد رکھیں امام ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ بڑی پیاری بات فرماتے ہیں کہ "الإشتغال بعيوب الحكام ومنهج الخوارج والشيعة والمعتزلة" مفتاح دار السعادۃ میں امام ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حکمران وقت کے عیب نکالنا ان کی تنقیص کرنا اور ان کے اسی معاملے کو اپنا شغل بنا لینا جو ہے یہ منہج ہے، طریقہ ہے، راستہ ہے، خوارج کا شیعوں کا اور معتزلہ کا۔

جانتے ہیں خوارج کون ہیں، رافضی کون ہیں، معتزلہ کون ہیں؟ اگر ہم جان لیتے تو کبھی واللہ اگر حقیقتاً سمجھ لیتے اور جان لیتے تو کبھی کوئی شخص اپنی مجالس کو اس گندگی سے خراب نہ کرے۔ حکمران یہ کر رہے ہیں وہ کر رہے ہیں وہ کر رہے ہیں شادی میں جاتے ہیں تھوڑی دیر بیٹھتے ہیں یہی باتیں ہوتی ہیں، کسی غمی میں جاتے ہیں تھوڑی دیر بیٹھتے ہیں یہ بات شروع ہو جاتی ہے۔ کوئی مجلس خالی ہے؟! ان نصوص کے بعد اور علماء کے ان اقوال کے بعد تب بھی ہمیں کوئی شک و شبہ ہے؟! "الإشتغال بعيوب الحكام ومنهج الخوارج والشيعة والمعتزلة" آپ خارجی ہیں، شیعہ ہیں معتزلی ہیں کون ہیں آپ؟ نہیں نہیں میں تو اہل سنت میں سے ہوں۔ تو پھر آپ ایسی بات کیوں کرتے ہیں جو اہل بدعہ کرتے ہیں یہ ان کا مشغلہ ہے یہ ان کا طریقہ ہے آپ کو کیا ہو گیا ہے؟!

امام صاحب فرماتے ہیں "و صار هذا الأصل لا يُعرف عند أكثر من يدعي العلم" (اکثر جو علم کے دعویدار ہیں وہ اس چیز کو جانتے ہی نہیں ہیں)۔ یہی وجہ ہے کہ لوگ آتے ہیں اور کہتے ہیں یار آپ کی باتیں تو عجیب ہیں! میری باتیں عجیب ہیں اس لیے کہ آپ نے سنی کب ہیں؟! عجیب چیز وہ ہوتی جو آپ پہلی دفعہ سنتے ہیں۔

صحیح بخاری اٹھا کر دیکھ لیں، صحیح مسلم اٹھا کر دیکھ لیں۔ کتاب الامارۃ کیوں ہے؟ صحیح مسلم میں دیکھیں جا کر کیوں ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے کتاب الفتن میں ان احادیث کو کیوں بیان فرمایا؟

ختم بخاری شریف! ختم بخاری شریف تو کر لیا ہے اس میں یہ حدیث آپ نے پڑھی نہیں ہے؟ کب پڑھی ہے یہ حدیث؟! تیزی سے پڑھتے ہیں ختم کرنے کے لیے اندر کیا معنی ہے کیا ترجمہ ہے کوئی پتہ نہیں شیخ الحدیث نے اجازت دے دی ہے۔ پوچھیں شیخ الحدیث سے اس حدیث کا معنی

کیا ہے؟ پتہ نہیں ہے کیا معنی ہے! اچھا بتاتے کیوں نہیں ہیں لوگوں کو؟ خود پتہ ہو گا تو بتائیں گے ناں۔ اس لیے امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں"و صار هذا الأصل لا يُعرف عند أكثر من يدعي العلم"۔

دیکھیں علم کے دعویدار عالم نہیں ہیں کیوں؟ اگر عالم ہوتے تو کیوں چھپاتے؟ اگر عالم ہیں پھر علمائے سوء ہیں، علمائے حق چھپاتے نہیں ہیں حق بات کرتے ہیں اور حکمت کے ساتھ کرتے ہیں تو جب آپ کسی علم سے محروم ہوتے ہیں تو پھر عمل کیسے کر سکتے ہیں! میرے بھائی آپ عمل تب کرتے ہیں جب آپ کو کسی چیز کا علم ہوتا ہے جب آپ کے پاس علم ہی نہیں ہے نہ تو کسی نے آپ کو بتایا ہے کہ یہ اصل ہے اصول میں سے عقیدے کے تو عمل کیسے کریں گے؟ اس لیے دیکھیں عوام الناس یا تو اسٹرائیکس پر ہوتے ہیں ہڑتالیں ہیں، ٹائر جلائے جا رہے ہیں، بسیں جلائی جا رہی ہیں، ایک تو حکمران ظلم کر رہا ہے اور دوسری طرف رعایا ظلم کر رہی ہے۔

اب بَس کا کیا قصور ہے مجھے بتائیں تیس بسیں جلادی گئی ہیں کیوں بھئی؟ پھر چیختے چلاتے ہیں بھئی ہمارا ملک جو ہے وہ حکمران! آپ بھی تو کھارہے ہو حکمران کے ساتھ میں آپ نے جو تیس بسیں جلائی ہیں وہ کہاں سے پیسے آئیں گے؟ ہمارے ملک کو قرضدار بنا رہے ہیں ناں تو قرضہ تو لیا جائے گا ناں یہ بسیں کہاں سے آئیں گی؟! پیٹرول پمپ کو جلا دیا گیا پتہ نہیں کیا توڑ پھوڑ کر دی گئی ہے یہ کون سی حکمت عملی ہے بھئی؟! پھر چیختے چلاتے ہیں چینی نہیں ہے، گیس نہیں ہے، بجلی نہیں ہے، پانی نہیں ہے یہ نہیں ہے وہ نہیں ہے!

باطل کا جواب باطل سے نہیں دیا جاتا یاد رکھیں باطل کا جواب حق سے دیا جاتا ہے، جھوٹ کا جواب جھوٹ سے نہیں دیا جاتا جھوٹ کا جواب سچ سے دیا جاتا ہے۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، أَشْهَدُ أَنْ لا إِلهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس 04: دین کے چھ بنیادی اصول-دوسرا اصول سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio